جناب مولوی ثناء اللہ امرتسری کا حلف مؤکد بعذاب
سے انکار و فرار بمقام پشاور

فتح مبین

اس رسالہ میں وہ خط و کتابت ہے جو مابین قاضی محمد یوسف
صاحب احمدی پشاور و جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بمقام
پشاور ہوئی

قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی

نام کتاب: فتح مبین

مؤلف: حضرت قاضی محمد یوسف فاروقی احمدیؓ پشاوری

سابق پراونشل امیر صوبہ سرحد

سن اشاعت بار اوّل: فروری 1926ء

سن اشاعت بار دوئم: ستمبر 2021ء

اہتمام اشاعت

زبیدہ ناہید بیگم ڈاکٹر بشیر احمد بنت حضرت قاضی محمد یوسف فاروقی احمدیؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ و نُصَلِّی علی سیدنا مُحَمَّدٍ رسولہ الکریم السَّلام علی المسیح الموعود احمد۔

جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَقَ الْبَاطِلِ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذَهُوْقًا

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نزیل پشاور کا حلف موکد بعذاب سے فرار وانکار

حضرت شرفاء وعقلا پشاور واضح رہے کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر 15 فروری کو نزول فرمائے پشاور ہوئے اور 16 فروری 1926ء کو صدر پشاور میں لیکچر کے سٹیج پر جلوہ نما ہوئے اور اسی دن علی الاعلان کہا کہ 17 فروری 1926ء کو وہ احمدیت پر تقریر کریں گے۔ منتظر قلوب بیقرار تھے کہ اب جناب مولوی صاحب حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ثابت کریں گے۔ اور جماعت احمدیہ پشاور سے مباحثہ کرکے ان کو لاجواب کردیں گے۔ مگر جب مولوی صاحب نے تقریر شروع کی تو ممبران انجمن اہل حدیث پشاور کو سخت مایوسی ہوئی جبکہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے ثبوت دینے سے صاف انکار کردیا۔ اور دلائل وفات حضرت مسیح ناصری کی تردید کی جرات نہیں ہوئی۔

(2) جناب مولوی صاحب کے واسطے دوسرا موقع یہ تھا کہ وہ معیار نبوت از روئے کلام اللہ وسنت اللہ مقرر کرکے حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت کے دلائل خدام احمد ﷺ سے طلب کرتے مگر انہوں نے اس بات سے بھی گزیر کیا کیونکہ قرآن کریم جو معیار صداقت انبیاء کے واسطے مقرر ہوسکتا ہے اس کی رو سے حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت

ثابت ہےاور یہ بات مولوی صاحب پر ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔

(3) جناب مولوی صاحب کے واسطے تیسرا موقعہ یہ تھا کہ وہ اس بات پر حلف موکد بعذاب اُٹھاتے کہ انہوں نے حضرت احمد علیہ السلام کی دعوت مباہلہ مورخہ 15 اپریل 1907 واقعی منظور کیا تھا۔اور انہوں نے اپنی اخبار اہل حدیث مورخہ 26 اپریل 1907 میں ہرگز نہیں لکھا تھا کہ آپ کی یہ تحریر (دعوت مباہلہ) مجھے منظور نہیں۔اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔اوران پر واجب بھی تھا کیونکہ جماعت احمدیہ پشاور کے دس معزز ممبروں نے ایک کھلی خط کے ذریعہ اُن سے یہ مطالبہ کیا تھا۔مگر انہوں نے حسب عادت قدیمہ حلف موکد بعذاب سے گریز ہی کیا اور خدا تعالیٰ نے حق کو فتح دی۔

(4) جناب مولوی صاحب نے اپنے لیکچروں میں جو کچھ کیا وہ صرف علماء یہود کی تقلید میں يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِه پر عمل کیا۔حضرت احمد علیہ السلام کی بعض وحی اور کشوف اور تحریرات میں سے لاتقربوالصّلٰوۃ پیش کیا وانتم سکاریٰ چھوڑتے چلے گئے ۔اورعوام الناس کو مغالطہ میں ڈالنے کے ساعی رہے۔اگرچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کتب سے واقف حضرات خوب جانتے ہیں کہ ان بوسیدہ اعتراضات کے جوابات کے رنگوں میں بار بار شائع ہو چکے ہیں۔تاہم برادر عبدالحق صاحب احمدی نے مرد میدان ہوکر جناب مولوی صاحب کو للکارا کہ ہم آپ کے اعتراضات کی تردید کرنے کو تیار ہیں۔اوراسی اسٹیج پر آپ کے اجازت سے جواب دینا چاہتے ہیں یہ دیکھ کر اہل حدیث چاروں طرف سے جھپٹے اور برادر موصوف کو گالیوں اور بدزبانی سے پیش آئے اور حملہ آور ہو گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر کسی احمدی کو سنانے کی اجازت دی گئی تو ساری سحرکاری باطل ہوجاویگی۔ اور آخر کار بصد تکرار جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر کوئی ذمہ وار احمدی تحریری درخواست طلب اجازت کرے تو ضرور وقت دینا منظور کیا جاویگا۔اس پر ان کو مندرجہ ذیل

خط لکھا گیا۔ وھوھذا۔

منجانب قاضی محمد یوسف احمدی خادم حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام مسجد احمدیہ پشاور 17 فروری 1926ء عیسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ و نُصَلِّی علی سیدنا مُحَمَّدٍ رسولہ الکریم السّلام علی المسیح الموعود احمد

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر نزیل پشاور

بعد ما وجبہ واضح ہو کہ برادر عبد الحق صاحب احمدی سے معلوم ہوا کہ آپ نے آج صدر پشاور میں حضرت احمد نبی اللہ علیہ السلام کے الہامات وتحریرات پر لیکچر دیا اور حسب عادت قدیمہ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ پر عمل کیا۔ آپ سے ضرور یہی متوقع تھا۔ کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ہرگز نہیں کہ آپ (1) حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام کو از روئے قرآن کریم واحادیث صحیحہ وعقل ونقل زندہ بجسدہ آسمان پر ثابت کر سکیں۔ (2) یا آپ معیار نبوت مقرر کر کے حضرت احمد علیہ السلام کی نبوت کی تردید کر سکیں سوائے اس کے کہ آپ (3) پیشگوئیوں اور وحی اور کشوف اور تحریرات پر نکتہ چینی کریں اگرچہ ہماری طرف سے آپ کو ایک جُدا کھلا خط عنقریب ملے گا۔ جس میں آپ کو خدا کے فیصلہ کی طرف بلایا گیا ہے اور آپ کی جرئت ہمت اس وقت آزمائی جاویگی کہ آپ میں کہاں تک جرائت ہے کہ وہ زہر کا پیالہ پی سکیں۔ تاہم برادر عبد الحق صاحب کے اس وعدہ کے پاس کی بناء پر جو انہوں نے آپ سے کیا ہے کہ آپ کے آج کے اعتراضات کا جواب

دیا جاوے اور آپ نے ان کو وعدہ دیا ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کو وقت دیں گے بشرطیکہ وہ ہماری جماعت کے کسی ذمہ وار شخص کی طرف سے درخواست لاویں۔ پس ہم آپ کی دعوت کو منظور کرتے ہیں۔ اور آپ سے استدعا ہے کہ (1) ہم کو اپنے جلسہ میں ڈیڑھ گھنٹہ وقت دیں اور ہم آپ کے جمیع اعتراضات کا جواب بیان کریں گے۔ (2) جس خاموشی سے ہمارے احباب نے آپ کا لیکچر سنا ہے اس خاموشی اور شرافت سے آپ بمعہ آپ کے حاضرین کے ہماری تردیدی تقریریں سنیں گے (3) چونکہ آپ کا جلسہ ہوگا لہٰذا امن و تہذیب کے ذمہ وار بھی آپ ہی ہیں۔ پس آپ بواپسی تحریری جواب دیں کہ کیا آپ تیار ہیں کہ ہم کو ہماری شرائط کے موافق وقت دیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

خاکسار

قاضی محمد یوسف احمدی پشاور

اس خط کے جواب میں مولوی صاحب نے یہ تحریر لکھ دی۔

رقعہ مرسلہ قاضی محمد یوسف احمد پشاور پہنچ گیا۔ ان کے حسب منشاء جواب دینا میرے اختیار میں نہیں۔ میں اپنی ذاتی طور پر ان کو سمجھانے کے لئے تیار ہوں۔ کل کسی وقت سرکردہ چند آدمی آویں اور سمجھ لیں۔ دستخط ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری۔

حضرات آپ خود انصاف کریں کہ ہمارا مطالبہ کیا ہے اور جناب مولوی صاحب کا جواب کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اُن (قاضی محمد یوسف صاحب) کے حسب منشاء جواب دینا میرے اختیار میں نہیں۔ کیا یہ تحریر دو امور صاف ثابت نہیں کرتی۔ اوّل یہ کہ ان کے سب اعتراضات محض لغو اور باطل ہیں۔ اگر عوام الناس کے سامنے اُن کے جوابات سنائے گئے تو ان کا سب کچھ باطل ہو جائے گا۔ اس واسطے یہ عذر دیا کہ میں ذاتی طور پر ان کو سمجھانے کے لئے تیار ہوں۔ بھلا کہاں اور کس موقعہ پر کیا جلسہ میں ہمارے تقریر ہونے

کے بعد اگر یہ مدعا ہے تو اسی غرض آپ سے اجازت طلب کی گئی ہے اور اگر اپنے مکان پر تو بھلا اس پبلک کو کیوں اندھیرے میں رکھا جاوے جس کو انہوں نے اعتراضات سنائے ہیں۔ دوئم یہ کہ جناب مولوی صاحب کو ان کے ضمیر ملامت کر رہی تھی کہ جو کچھ انہوں نے بیاں کیا ہے۔ دراصل تحریف فی الکلام ہے اور اظہار حقیقت سے گھبرا رہے تھے۔ کیا یہ حق کی فتح اور صداقت کا غلبہ نہیں تھا جو ہو گیا۔

اس کے بعد برادر محمد سعید صاحب احمدی کے ذریعہ جناب مولوی صاحب کو ایک دوسرا خط پہنچایا گیا۔

منجانب قاضی محمد یوسف احمدی صاحب شہر پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ و نُصَلِّی علی سیدنا مُحَمَّدٍ رسولہ الکریم السَّلام علی المسیح الموعود احمد

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر نزیل پشاور

آپ کی وہ رسید جو ہمارے پہلے خط کے جواب میں تھی بذریعہ برادر محمد سعید احمد مل گئے۔ جناب مولوی صاحب آپ کو شائد خوب معلوم ہوگا کہ نوجوانانِ اہل حدیث پشاور نے صرف آپ کو اس غرض سے ہرگز نہیں بُلایا کہ آپ حضرات احمد جری اللہ علیہ السلام کے وحی و الہام و کشوف و تحریرات پر اعتراضات کر کے واپس تشریف لے جاویں۔ بلکہ اُن کی غرض تو اس داغ حسرت و ناکامیابی کو مٹانا ہے جو پہلوانان جماعت احمدیہ نے کے مقابلہ میں ان کے انجمن اہل حدیث پشاور کے سرگرم مبلغ جناب مولوی محمد بہرام خان صاحب کو بار بار موضع سفید ڈھیری اور مسجد کوٹلہ فیلبانان پشاور شہر میں چشم زخم بھونچا تھا۔ اور وہ حضرت

مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات جسمانی کے ثبوت سے عاجز اور لاچار رہے۔اور مولوی عبد القادر صاحب پشاور اور مولوی عبدالکریم صاحب پشاور کو ہمارے مقابلہ میں حیات حضرت عیسیٰ ناصری کے ثبوت دینے سے انکار اور فرار رہا۔پس ایک سال سے وہ آپ کے انتظار میں درخواست پر درخواست کرتے رہے۔مگر جب ایک سال کی عرضداشتوں اور اخراجات کثیر کے صرف سے بعد آپ تشریف لائے تو آپ نے بھی اعلان فرمایا کہ حیات حضرت مسیح ناصری کے ثبوت دینے کا مورچہ پر مقابلہ آپ کا نہیں۔اور نہ آپ معیار نبوت مقرر کر کے حضرت احمد نبی اللہ علیہ السلام کے نبوت اور رسالت کی صداقت پر از روئے قرآن کریم وسنت اللہ گفتگو کرنے کی جرأت آپ کو ہوئی۔جو اصولی امر ہے۔مگر آپ نے عامۃ الناس کو حضرت احمد کی تحریرات میں سے اپنے مدعا کے ماتحت سیاق وسباق چھوڑ کر چند جملے سنا کر حاضرین کو دھوکہ دیا۔کیا یہ لاکھوں کی تعداد میں احمدی علماء وفضلاء ایم بی اے اس عربی اور اردو کلام کے سمجھنے سے عاجز ہیں مگر صرف آپ نے ہی سمجھا۔جو ناخبر لوگوں کو سنا دیا۔اور اس چند منٹ کی ملمع سازی پر اپنے فیس حلال کر دی۔اگر آپ حق پر ہیں۔اور آپ نے جو کچھ کیا اور کہا۔واقعی لاجواب اور ناقابل تردید ہے اور آپ کی انجمن اہل حدیث پشاور کے ممبروں کو اطمینان ہے تو نہایت فراخ دلی سے کام لیکر ہم کو مطلوبہ وقت دیں۔تا کہ ہم اس تصویر کا روشن پہلو بھی ان کو دکھا دیں جس تصویر کا آپ نے صرف تاریک پہلو دکھایا ہے۔اور حاضریں پر انصاف چھوڑ دیں۔آپ کا یہ عذر کہ آپ کا کچھ اختیار نہیں۔اور آپ کے کسی سیکرٹری انجمن اہل حدیث پشاور کا یہ عذر کہ وہ محض ایک کلرک ہے ان کا کچھ اختیار نہیں۔کیا ہمارے مقابلہ سے صریح فرار نہیں۔آپ ہم کو یا ہماری جماعت احمدیہ پشاور کے بعض ان سرگروہ لوگوں کو سمجھانا چاہتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب وہ لوگ جو خدا کے نبی احمد مسیح موعود علیہ السلام سے خدا کی وحی کا

اور علم وحکمت کا درس پڑھ چکے ہیں اور امی ہو کر عالم ہو چکے ہیں۔انہوں نے آپ سے کیا پڑھنا اور سمجھنا۔ بلکہ آپ دنیا کی استاد شاگردانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واحمد ہیں۔ جو یورپ اور امریکہ کو درس قرآں دیتے اور تبلیغ اسلام کرتے ہیں ۔پس آپ اس خط کا ہاں میں جواب دیں۔تا کہ آپ کے اعتراضات کی حقیقت معلوم ہو سکے ورنہ آپ کا معاملہ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی۔کا ہوگا۔

18 فروری 1926

دستخط

قاضی محمد یوسف احمدی پشاور

حضرات ہماری مطالبات کو مدنظر رکھیں۔اور اس پر جناب مولوی صاحب کا جواب لا جواب ملاحظہ ہو وہو ھذا

قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کچھ سابقہ معاملہ انجمن اہل حدیث پشاور سے ہے۔لہٰذا ان کو چاہئے کہ بجائے میرے نام خط لکھنے کے انجمن مذکور سے مکاتبت کریں اور بس

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

اشتہار مرسلہ پہنچ گیا ہے۔

حضرات ناظرین آپ نے جاب شیر پنجاب کا جواب ملاحظہ فرمالیا کہ کس طرح پر ہمارے مطالبات کو بلا ڈکار ہضم کر گئے ۔نہایت سادگی سے یہ لکھ کر پیچھا چھڑاتے ہیں کہ ان کا (یعنی قاضی محمد یوسف صاحب کا) کچھ سابقہ معاملہ انجمن اہل حدیث پشاور سے ہے ۔لہٰذا ان کو چاہئے کہ وہ بجائے میرے نام خط لکھنے کے انجمن مذکور سے مکاتبت کریں۔ یہ ہے اس مایہ ناز مولوی کا جواب جو اس وقت تک نہیں سمجھے کہ وہ سابقہ معاملہ کیا ہے۔کیا لازم

نہ تھا کہ جناب مولوی کبیر احمد صاحب ماکوئے اور ممبر انجمن اہل حدیث پشاور ان کو سابقہ معاملہ کی تشریح کر دیتا۔ تا کہ وہ اصل مدعا کی طرف آ جاتے مگر حق کا مقابلہ کرنا زہر کا پیالہ پینا ہے جو آسان کام نہیں۔ ہمارے طرف سے جب کھلا خط بغرض **مطالبہ حلف موکد بعذاب** پیش ہوا تو یہ رسید دے دی کہ اشتہار پہنچ گیا۔ مگر اس کے جواب میں جو کچھ ڈراما انہوں نے کیا۔ وہ برادر عبدالمجید صاحب احمدی کے مندرجہ ذیل تحریر سے واضح ہے۔

مورخہ 18.02.26 مولوی ثناء اللہ صاحب نے آریہ مذہب پر تقریر ختم کرنے کے بعد کہا۔ آج احمدی بھایوں نے ایک اشتہار دیا ہے جو میرے نام پر ایک کھلا خط ہے۔ اس میں انہوں نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں قسم کھا کر بیان کروں کہ مرزا سچا تھا یا جھوٹا۔ اور قسم کے ساتھ خدا سے دعا کروں کہ ایک سال کے اندر میں مر جاؤں میری بیوی مر جائے میرے بچے اور میرا سارا خاندان ہلاک ہو جائے۔ اس اشتہار کا میں کئی دفعہ پہلے جواب دے چکا ہوں کیونکہ میر قاسم علی صاحب اور دیگر دوستوں نے بھی کئی دفعہ اس قسم کی مطالبات شائع کئے۔ اور میں نے ان کو جواب دیا یہ دیا کہ یہ کوئی نیا اشتہار نہیں جو کچھ میرے عقائد ہیں ان کو میں بار بار اعلان کر چکا ہوں۔ اور دین ایمان اور عقائد پر قسم کھانے سے مجھے کوئی عذر نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ حضرت میرزا صاحب نے مجھے اپنا مدّ مقابل بنایا تھا۔ اب ان کے بعد میرا مدّ مقابل وہی ہو سکتا ہے جو ان کا جانشین ہے۔ اس لئے جب تک اس قسم کے فیصلہ کے لئے وہ چیلنج نہیں کر سکتے۔ میں ان اشتہاروں کا جواب نہیں دے سکتا۔ احمدیوں کو چاہئے کہ خلیفۃ المسیح سے اشتہار دلوائیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ان اشتہاروں سے احمدیوں کی کیا منشاء ہے۔ میں بڑے کنبے والا ہوں۔ میرے پوتے اور دھوتے ہیں بیوی بچے ہیں۔ میں ان کے لئے بددعا کیوں کروں۔ اگر ان میں سے کوئی مر گیا یا کسی ایک کو مروا دیا تو احمدی کہیں گے کہ لو ہماری فتح ہو گئی۔ چاہئے کہ خلیفۃ المسیح خود

مجھے مخاطب کریں۔اگر میں سال کے اندر مر گیا تو میں جھوٹا ہوں گا۔اور اگر میں بچ گیا تو خلیفۃ المسیح بمعہ اپنے جماعت کے میری متابعت اختیار کریں۔دوصد روپیہ کی مجھے ضرورت نہیں اپنے پاس رکھیں۔انجمن اہل حدیث کے سیکرٹری عبد الرحمٰن صاحب نے کہا کہ بوڑھے کا مقابلہ جوان عمر سے کس طرح ہوسکتا ہے۔طبعی طور پر جوان عمر کے زیادہ زندہ رہنا ہوتا ہے اور بوڑھا موت کے قریب پہنچا ہوا ہوتا ہے۔اس لئے خلیفۃ المسیح سے مقابلہ میں بھی ہماری طرف سے کوئی جوان عمر پیش ہونا چاہئے۔اس پر ایک حنفی نوجوان عبد الرحمٰن خان نے دخل دے کر کہا کہ کیا ہوا جو مولانا بوڑھے ہیں۔ہم اس قدر لوگ جو دعا کریں گے تو خدا قادر ہے کہ مولانا کی عمر لمبی کر دے۔اور مولانا لمبی عرصہ تک نہ مرے۔اس پر اہل حدیث افراد نے کہا۔اس کو خاموش کرایا جاوے یہ بھی قادیانی ہے۔

اس کے بعد 19 فروری 1926ء کو برادر میاں محمد یوسف صاحب احمدی کے ذریعہ جناب مولوی کبیر احمد صاحب کو ایک خط ارسال کیا گیا کہ وہ جناب مولوی صاحب کو آمادہ کریں وہ خط یہ ہے۔

منجانب قاضی محمد یوسف احمدی خادم حضرت احمدؑ

مکرم جناب مولوی کبیر احمد صاحب۔والسلام علیٰ عباد اللہ الصّٰلحین۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم نے مجمع عام میں بمقام سفید ڈھری اور مسجد اہل حدیث واقعہ کوچہ فیلباناں پشاور جناب مولوی محمد بہرام خان صاحب اور دیگر علماء کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے شکست فاش دی۔تو آپ کو اور آپ کی برادرانِ اہل حدیث کو سخت جوش تھا۔کہ جناب مولوی عبد القادر صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب کو مقابلہ میں لاویں اور جب وہ بھی مرد میدان نہ بن سکے۔تو آپ ایک سال سے جناب مولوی ثناء اللہ

صاحب امرتسری کے منتظر رہے۔اوراس کے بارگاہ میں بدعا تھے کہ وہ جلد تشریف لاویں ۔اورحضرت عیسیٰ ناصری کوآسمان پرزندہ بجسم عنصری ثابت کریں۔مگر جب وہ خرچ کثیر اور بھاری فیس لینے کے بعد تشریف لائے تو آخر صاف فرار کر گئے ۔نہ عیسیٰ ناصری کو زندہ ثابت کر سکے اور نہ معیار صداقت نبوۃ مقرر کر کے حضرت احمد علیہ السلام کے صداقت کا ثبوت سن سکے اور نہ اس بات پر حلف موکد بعذاب اُٹھا سکے۔کہ دراصل انہوں نے حضرت احمد علیہ السلام کی دعوت مباہلہ مورخہ 15 اپریل 1907ءکو منظور کیا تھا۔کیا آپ میں یہ ہمت ہے کہ آپ مولوی ثناء اللہ صاحب کو آمادہ کر سکیں۔اور ہمارے خط کا مطالبہ منظور کرا سکیں۔اور یا ہم سے حیات ووفات عیسیٰ پر مباحثہ کریں۔اور قرآن کریم اور سنت اللہ سے ان کو زندہ ثابت کریں یا حضرت احمد علیہ السلام کے کاذب ہونے پر حلف اُٹھائیں۔اگر آپ اس کو آمادہ نہ کر سکے تو آپ لکھ دیں کہ آپ لوگ عاجز ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب فرار کر گئے۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

16.02.26

خاکسار قاضی محمد یوسف پشاور

اس تیسری خط کا جواب جو آیا وہ اگرچہ ایک اہل حدیث مولوی کے اخلاق فاضلہ کا کامل نمونہ ہے تاہم اس میں سے بیہودہ اور بے تعلق حصہ جو سب وشتم ہے چھوڑ کر اصل مدعا لکھ دیتے ہیں اور ضرورت ہوتو سارا خط اخبار میں شائع کر سکتے ہیں۔

مکرم جناب قاضی محمد یوسف صاحب تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ کل جمعہ کی دن 19 فروری 1926 بعد عصر کی جبکہ میں مولانا فاتح قادیاں وللہا کہ جلسہ میں جارہا تھا۔تو محمد یوسف کا نذار نے آپ کا خط دیا اور میں نے بلا دیکھے جیب میں ڈال لیا۔وہاں سے واپس

آ کر مغرب کے نماز پڑھی ۔پھر آپ کا خط دیکھا۔آپ نے لکھا ہے کہ ہم نے مقام سفید ڈھیری ۔اور مسجد اہل حدیث کوٹلا فیلبانان پشاور میں مولوی بہرام خان صاحب اور دوسرے علماء کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے ان کو ہزیمت فاش دی۔ماشاء اللہ کیا کہے ۔سفید ڈھیری اور مسجد اہل حدیث پشاور میں جب اپنے مولوی بہرام خان صاحب کو ہزیمت فاش دی تھی تو اس وقت معلوم نہیں تھا۔ ہر دو جگہ میں مولوی صاحب مذکور کے ساتھی دوسرے علماء اور کون تھے ان کے نام آپ نے نہ لکھی ۔اور طرہ یہ کہ مولوی ثناء اللہ قسم کھاویں کہ مرزا جی واقعی مر گئے ۔ بلکہ مولوی صاحب ثناء اللہ کا وہم ہے کہ مرزا جی مر گئے ۔بات بنائے نہیں بنتی ۔گو ہزار پہلو ڈھونڈ ھتے ہیں چاند پر خاک ڈالنے سے یاروں کہیں چاند چھپتا ہے ۔........پس اب تو آپ کو ایک بات یاد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ۔اور خوب ثابت کر دیا۔اجی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آپ ایسی ہی ثابت کرتے ہیں جیسے مرزا جی کی حیات ثابت کرتے ہیں ۔بس مولوی فاتح قادیان صاحب محترم مرزا محمود صاحب سے مباحثہ مباہلہ مقابلہ مناظرہ وغیرہ ہر طرح پر تیار ہیں ۔جب چاہیں جس طرح چاہیں کر لیں ۔

فقط

والسلام

برادراں ۔ ہماری خطوط میں بار بار یہ مطالبات ہیں کہ (1) ہم حضرت عیسیٰ ناصری کی وفات از روئے قرآن کریم ونصوص حدیثیہ وسنت اللہ وعقل ونقل ثابت کر چکے ہیں اور ہر وقت ثابت کرنے کو تیار ہیں ۔خواہ ہم سے مباحثہ کر لو۔ یا اس کی زندہ اور آسمان پر موجود ہونے پر حلف موکد بعذاب اُٹھاؤ۔(2) ہم حضرت احمد علیہ السلام کی دعویٰ مسیح موعود نبی اللہ ہونے کو معیار نبوۃ پر ثابت کرنے کو تیار ہیں ۔ یا ہم سے آپ منہاج نبوت پر گفتگو کر

لیں۔ یا اس کی کاذب ہونے پر حلف موکد بعذاب اُٹھائیں۔(3) حضرت احمد علیہ السلام نے جو بدعا 15 اپریل 1907 کو بغرض منظوری بطور طریق فیصلہ شائع کی تھی۔ وہ واقعی تا وفات حضرت احمد کسی وقت بھی جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور کی تھی اور اُس پر آمین کر کے اعلان کیا تھا اس کا ثبوت دیں۔ ورنہ حلف موکد بعذاب اُٹھائے۔(4) ہم آپ کی جمیع اعتراضات کے جوابات آپ کے مجمع میں سناتے ہیں ہم کو وقت دیں۔

اس کے مقابلہ میں جناب مولوی صاحب کے عذرات معقول بھی آپ نے ملاحظہ کرائے کس طرح ہر بات سے گریز وانکار کیا۔ کیا یہ حق کی فتح نہیں۔ اور جناب مولوی صاحب کی کاذب اور دروغگو ہونے پر روشن دلیل نہیں۔

جناب مولوی صاحب کے لیکچروں کے سننے کے بعد ایک نوجوان غلام محی الدین صاحب ساکن گجرات اور دوسرا شخص امام الدین صاحب پشاور نے بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فَالْحَمْدُ للہ علیٰ ذٰلِكَ

العبد
سیکرٹری شبان الاحمدسین انجمن احمدیہ پشاور